نظم

نظم کے عام مفہوم کے مطابق اگر چہ ہر منظوم کلام نظم ہے لیکن نظم کے ایک محدود معنی بھی ہیں جن کے مطابق نظم ایک صنف سخن ہے جو اشعار کا ایسا مجموعہ ہوتی ہے جس میں ایک مرکزی خیال ہو' کوئی موضوع ہو اور فلسفیانہ' بیانیہ یا مفکرانہ انداز میں شاعر نے کچھ داخلی اور کچھ خارجی دونوں قسم کے تاثرات پیش کیے ہوں۔

نظم کے لیے مسمط کا لفظ بھی آتا ہے جس کا معنی ہے "موتیوں کی لڑی"۔ اصطلاح میں اس سے مراد کوئی ایسی نظم ہوتی ہے جس کے مختلف بند ہوں۔ ہر بند مختلف مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر تین مصرعوں کا بند ہو تو اُسے مثلث کہا جائے گا۔ چار مصرعوں کا بند ہو تو اُسے مربع کہا جائے گا' پانچ مصرعوں کے بند کو مخمس اور چھ مصرعوں کے بند کو مسدس کہا جائے گا۔ اگر مصرعوں کی تعداد آٹھ یا دس ہو تو ایسی نظم کو بالترتیب مثمن اور معشر کا نام دیا جاتا ہے اور ترکیب بند یا ترجیع بند بھی کہتے ہیں۔ ترکیب بند وہ طویل نظم ہوتی ہے جس کے کئی بند ہوں اور ہر بند میں چار' پانچ' چھ یا سات اشعار ہوں اور آخر میں ایک ٹیپ کا شعر ہو۔ ترجیع بند کی ہیئت بھی ترکیب بند کی طرح ہوتی ہے۔ دونوں میں فرق صرف یہ ہے کہ ترکیب بند میں ٹیپ کا مصرع یا شعر بدل جاتا ہے جبکہ ترجیع بند میں ٹیپ کا مصرع یا شعر بار بار دہرایا جاتا ہے اور وہ ہر بند کے اختتام پر آتا ہے۔

اردو ادب میں نظم گو شعرا میں نظیر اکبر آبادی کا نام بہت نمایاں ہے۔ انھوں نے مختلف موضوعات پر نظمیں لکھیں۔ مولانا محمد حسین آزاد اور مولانا حالی نے بھی بہت سی نظمیں لکھیں۔ علامہ اقبال بھی بنیادی طور پر نظم کے شاعر تھے۔ ان کے بعد جن شعرا نے نظم گوئی کی طرف خاص توجہ دی ان میں چکبست لکھنوی، سیماب اکبر آبادی، تاجور نجیب آبادی، جوش ملیح آبادی، تلوک چند محروم، اختر شیرانی' احسان دانش' حفیظ جالندھری' فیض احمد فیض اور مجید امجد خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

نظیر اکبر آبادی

سالِ ولادت: ۱۷۳۵ء　　　　　　　　　　　　　　سالِ وفات: ۱۸۳۰ء

نظیر اکبر آبادی پہلے عوامی شاعر ہوئے ہیں۔ ان کا اصل نام سید محمد ولی اور تخلص نظیر تھا۔ وہ اکبر آباد میں پیدا ہوئے اور اسی مناسبت سے اکبر آبادی کہلائے۔ ان کے والد کا نام سید محمد فاروق تھا جن کا شمار آگرہ کے شرفا میں ہوتا تھا۔ اکلوتی اولاد ہونے کے باعث ان کی پرورش بہت ناز و نعم میں ہوئی۔ زمانے کے دستور کے مطابق نظیر اکبر آبادی نے تعلیم کا آغاز عربی اور فارسی سے کیا۔ عربی اور فارسی میں ان کے استاد مولوی محمد کاظم اور ملا ولی محمد تھے جو اپنے وقت کے بہت بڑے عالم تھے۔ ان سے نظیر نے عربی تو تھوڑی بہت ہی سیکھی مگر فارسی زبان پر مکمل عبور حاصل کر لیا اور فنِ کتابت میں بھی مہارت حاصل کر لی۔

نظیر اکبر آبادی نے مدرسی کا پیشہ اختیار کیا اور کبھی کسی امیر کی ملازمت نہ کی اور نہ ہی کبھی دیگر شعرا کی طرح کسی دربار سے وابستہ ہوئے بلکہ ساری زندگی نہایت خودداری اور قناعت سے بسر کی۔ نظیر اکبر آبادی قانع، وسیع المشرب اور آزاد منش انسان تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ہندوؤں کے ساتھ بھی ان کے قریبی مراسم تھے۔ چنانچہ ان کی شاعری میں ہندی الفاظ و تراکیب کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کی رسومات کا ذکر بھی جا بجا ملتا ہے۔ آخری عمر میں نظیر فالج کا شکار ہو گئے اور بالآخر اسی مرض میں ان کا انتقال ہوا۔

نظیر اکبر آبادی بنیادی طور پر نظم گو شاعر تھے مگر انھوں نے غزل بھی کہی اور مسدس، مخمس اور قطعات میں بھی طبع آزمائی کی۔ نظیر کو اردو کا پہلا عوامی شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کا تصورِ انسان بہت وسیع تھا۔ آپ انسانوں کی طبقاتی تقسیم کے بڑے مخالف تھے۔ نظیر کی نظموں میں عوامی زندگی کا گہرا شعور پایا جاتا ہے۔ انھوں نے شعر و سخن کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا جن کا تعلق براہِ راست عوام الناس بالخصوص غریب اور مفلس طبقے سے تھا۔ اس کا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ انھوں نے ساری عمر عوام میں بسر کی اور خواص کے طبقے کے ساتھ کبھی کوئی تعلق نہ رکھا۔

نظیر اکبر آبادی کی نظموں میں مناظرِ فطرت، مذہبی تہوار، سماجی رسوم، میلوں ٹھیلوں، جانوروں حتیٰ کہ پھلوں اور سبزیوں کا جا بجا ذکر دکھائی دیتا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ نظیر کے ہاں موضوعات کا تنوع اور فطرت کی رنگا رنگی پائی جاتی ہے۔

نظیر اکبر آبادی کی نظمیں مناظرِ فطرت، جزئیات نگاری، سراپا نگاری اور اپنے عہد کی تہذیب و معاشرت کی آئینہ دار ہیں۔ نظیر اکبر آبادی قادر الکلام شاعر تھے۔ ان کا ذخیرۂ الفاظ بہت وسیع تھا جسے وہ جس رنگ میں چاہتے ڈھالنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے تھے۔ ان کی بہت سی نظموں میں سے لطفِ شباب، آدمی نامہ، ہنس نامہ، شبِ برات، بسنت، ہولی، بلبلوں کی لڑائی، گلہری کا بچہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

بلاشبہ نظیر اکبر آبادی کی شاعری اردو شاعری کی تاریخ میں بہت منفرد اور اہم مقام کی حامل ہے اور اس عہد میں جب نظم کہنے کا رواج ہی نہ تھا نظمیں لکھنے کا آغاز کر کے انھوں نے اردو شاعری کے دامن کو وسیع کیا اور نظم نگاری کی راہ ہموار کی۔

برسات کی بہاریں

ہیں اس ہوا میں کیا کیا، برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ باغات کی بہاریں
بوندوں کی جھمجھاوٹ قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

بادل ہوا کے اوپر، ہو مست چھا رہے ہیں
جھڑیوں کی مستیوں سے دھومیں مچا رہے ہیں
پڑتے ہیں پانی ہر جا، جل تھل بنا رہے ہیں
گلزار بھیگتے ہیں، سبزے نہا رہے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

ہر جا بچھا رہا ہے، سبزا ہرے بچھونے
قدرت کے بچھ رہے ہیں، ہر جا ہرے بچھونے
جنگلوں میں ہو رہے ہیں، پیدا ہرے بچھونے
بچھوا دیئے ہیں حق نے، کیا کیا ہرے بچھونے
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

سبزوں کی لہلہاہٹ، کچھ ابر کی سیاہی
اور چھا رہی گھٹائیں، سرخ و سفید کاہی
سب بھیگتے ہیں گھر گھر، لے ماہ تا بماہی
یہ رنگ کون رنگے، تیرے سوا الٰہی
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

کیا کیا رکھے ہے یارب، سامان تیری قدرت
بدلے ہے رنگ کیا کیا، ہر آن تیری قدرت
سب مست ہو رہے ہیں، پہچان تیری قدرت
تیتر پکارتے ہیں، سبحان تیری قدرت
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

یہ رت وہ ہے کہ جس میں خرد و کبیر خوش ہیں
ادنیٰ، غریب، مفلس، شاہ و وزیر خوش ہیں
معشوق شاد و خرم، عاشق اسیر خوش ہیں
جتنے ہیں اب جہاں میں، سب اے نظیرؔ خوش ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

مشق

1- شاعر نے "برسات کی بہاریں" میں جو برسات کا منظر بیان کیا ہے اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

2- نظم کے پانچویں بند کی تشریح کریں۔

3- مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

گلزار، قدرت، پیان، مفلس، بہاریں

4- نظیر اکبر آبادی پر سوانحی و تنقیدی نوٹ لکھیں۔

5- جس نظم کے ہر بند کے پانچ مصرے ہوں اسے مخمس کہتے ہیں۔ ان پانچ مصرعوں میں پہلے چار مصرے ہم قافیہ ہوتے ہیں جبکہ پانچویں مصرے کا قافیہ الگ ہوتا ہے۔ نظیر اکبر آبادی کے کسی اور مشہور مخمس کا عنوان لکھیں۔

6- مخمس کے ہر بند کا پانچواں مصرع یا مسدس کے ہر بند کا تیسرا شعر من وعن دہرایا جائے تو مخمس میں اسے ٹیپ کا مصرع اور مسدس میں ٹیپ کا شعر کہتے ہیں۔ ٹیپ کا مصرع یا شعر بات میں زور پیدا کرنے کے لیے دہرایا جاتا ہے۔ "برسات کی بہاریں" میں ٹیپ کے مصرع میں شاعر کیا بات سمجھانا چاہتا ہے؟

7- مندرجہ ذیل سوالات کے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

i- "برسات کی بہاریں" کے شاعر کا نام کیا ہے؟

ا۔ اسمٰعیل میرٹھی　　ب۔ حالی

ج۔ نظیر اکبر آبادی　　د۔ اکبر الہ آبادی

ii- نظیر اکبر آبادی کی وجۂ شہرت کیا ہے؟

ا۔ شاعری　　ب۔ درس وتدریس

ج۔ تجارت　　د۔ سیاحت

iii- نظیر اکبر آبادی نے عام طور پر کس صنفِ سخن میں طبع آزمائی کی؟

ا۔ غزل　　ب۔ نظم

ج۔ قصیدہ　　د۔ مرثیہ

iv- نظیر اکبر آبادی کی نظموں کا نمایاں پہلو کیا ہے؟

ا۔ مزاح　　ب۔ مشکل الفاظ کا استعمال

ج۔ منظر نگاری　　د۔ تراکیب کا زیادہ استعمال

☆☆......☆☆......☆☆